قربانی کے گوشت سے کھانا بنا کر پیسے کمانا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13406

تاریخ اجراء: 08ذی الحجۃ الحرام1445ھ/15جون2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کا ریسٹورنٹ ہے جس میں وہ مختلف کھانے بنا کر فروخت کرتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ زید اپنی قربانی کے گوشت کو اُسی ریسٹورنٹ میں بننے والے کھانوں میں استعمال کرکے اُسے آمدنی کا ذریعہ بنائے؟ شریعت اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید کا قربانی کے گوشت کو اپنے ریسٹورنٹ کے کھانوں میں استعمال کرکے فروخت کرنا، شرعاً جائز نہیں۔

تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ قربانی کے جانور سے چونکہ قربت کی نیت کی گئی ہے لہذا اس کے کسی بھی جزء سے تمول جائز نہیں۔ یہاں تمول سے مراد اپنے ذاتی فائدے کے لیے یا پھر اپنے اہل وعیال و اغنیاء کے لیے قربانی کے کسی بھی جزء کو ایسی کسی چیز سے بدل دینا ہے کہ جو استعمال کرنے سے خرچ ہو جائے اور اس سے مالی فائدہ حاصل کیا جائے۔ مثال کے طور پر قربانی کے جانور کی کھال، گوشت، چربی وغیرہ کو اپنے ذاتی فائدے کے لیے یا پھر اپنے اہل وعیال کے لیے روپیہ، پیسہ، کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ سے بدل دینا، تمول ہے جو کہ ناجائز ہے۔

البتہ ایسی کسی چیز سے بدلنا کہ جسے باقی رکھ کر نفع حاصل کیا جاتا ہو مثلاً قربانی کے چمڑے کو کتاب، کپڑے، چٹائی وغیرہ سے بدل دیا جائے، تو یہ جائز ہے کہ یہاں بدل مبدل منہ کے قائم مقام ہو گا، گویا یہ عین ہی سے نفع اٹھانا ہوا۔ مگر یہ ضرور یاد رہے کہ اُس باقی رہنے والی شے کو آگے اگر ایسی کسی چیز سے بدل دیا کہ جسے ہلاک کرکے نفع اٹھایا جاتا ہو تو یہ بھی تمول ہی ہے اور شرعاً ناجائز ہے، مثلاً قربانی کے چمڑے کو چٹائی سے بدل کر اُس چٹائی کو پیسوں کے بدلے

میں آگے فروخت کردیا یا پھر رقم کے عوض آگے کرایہ پر دے دیا تو یہ جائز نہیں، حاصل ہونے والے نفع کو صدقہ کرنالازم ہے کہ یہ نفع اس کے حق میں مالِ خبیث ہے۔

قربانی کے اجزاء میں ایسا تصرف کہ جس میں تمول پایا جائے، جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے:"(ويتصدق بجلدها) لأنه جزء منها (أو يعمل منه آلة تستعمل في البيت) كالنطع والجراب والغربال ونحوها، لأن الانتفاع به غير محرم (ولا بأس بأن يشتري به ما ينتفع بعينه في البيت مع بقائه) استحسانا، وذلك مثل ما ذكرنا لأن للبدل حكم المبدل، (ولا يشتري به ما لا ينتفع به إلا بعد استهلاكه كالخل والأبازير) اعتبارا بالبيع بالدراهم۔ والمعنى فيه أنه تصرف على قصد التمول، واللحم بمنزلة الجلد في الصحيح۔"یعنی قربانی کی کھال کو صدقہ کردے کہ یہ اُسی جانور کا جزء ہے یا پھر اُس کی کھال سے گھر میں استعمال ہونے والے آلات بنائے جائیں مثلاً بچھونا، تھیلا، چھلنی جیسی چیزیں، کیونکہ کھالوں سے انتفاع حرام نہیں ہے۔ اور ان سے گھر میں استعمال کے لئے ایسی چیز خریدنا کہ جو بعینہ باقی رہیں، استحساناً اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی مثال ہماری ذکر کردہ چیزیں ہیں، کیونکہ بدل کا حکم مبدل منہ والا ہے۔ ہاں! ایسی کسی بھی چیز سے بیع کرنا، جائز نہیں کہ جسے ہلاک کرکے نفع اٹھایا جاتا ہو، جیسا کہ سرکہ اور غلہ، دراہم و دینار کا اعتبار کرتے ہوئے کہ میں اس میں تمول کے طور پر تصرف کرنا ہے اور یہ ممنوع ہے۔ یادرہے کہ صحیح مذہب میں گوشت کھال کے حکم میں ہے۔

(والمعنى فيه أنه تصرف على قصد التمول) کے تحت بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:"اى المعنى فى اشتراء مالا ينتفع به الا بعد استهلاكه انه تصرف على قصد التمول، وهو قد خرج عن جهة التمول، فإذا تمولته بالبيع وجب التصدق؛ لأن هذا الثمن حصل بفعل مكروه، فيكون خبيثا فيجب التصدق۔"ترجمہ:"یعنی ایسی چیزیں خریدنے کی ممانعت میں وجہ یہ ہے کہ ہلاک کرکے نفع کی حاصل کرنے کی صورت میں مال حاصل کرنے کی غرض سے تصرف کرنا ہے حالانکہ قربانی مال حاصل کرنے کی غرض سے خارج ہے۔ پس جب اس نے بیع کے ذریعے مال حاصل کرلیا تو اس پر تصدق واجب ہے کیونکہ یہ ثمن ایک مکروہ فعل سے حاصل ہوا ہے پس یہ خبیث ہوا تو اس کا تصدق واجب ہوا۔" (البناية شرح الهداية، كتاب الاضحية، ج 12، ص 54-55، مطبوعه بيروت)

قربانی کرنے والے کا قربانی کے جانور کے اجزاء کو ایسی کسی چیز سے بدلنا کہ جسے ہلاک کرکے ذاتی نفع اٹھائے یہ جائز نہیں۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری، ردالمحتار، بدائع الصنائع وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے:"والنظم للآخر" ولا يحل بيع جلدها وشحمها ولحمها وأطرافها ورأسها وصوفها وشعرها ووبرها ولبنها الذى يحلبه منها بعد

ذبحها بشئ لا یمکن الانتفاع بہ الا باستھلاک عینہ من الدراھم والدنانیر والمأکولات والمشروبات "یعنی قربانی کے جانور کی کھال، چربی، گوشت، اعضاء، سر، اون، بال، وہ دودھ کہ جسے جانور ذبح کرنے کے بعد دوہا ہو، ایسی کسی بھی چیز سے بیع کرنا، جائز نہیں کہ جسے ہلاک کرکے نفع اٹھایا جاتا ہو، جیسا کہ دراہم و دینار، کھانے پینے کی اشیاء۔(بدائع الصنائع، کتاب النذر، ج 05، ص 81، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:" (فإن بيع اللحم أو الجلد به) أي بمستهلك (أو بدراهم تصدق بثمنه) "یعنی اگر گوشت یا کھال کو ہلاک ہونے والی چیز کے عوض یا دراہم کے عوض بیچا تو اس کا ثمن صدقہ کیا جائے گا ۔(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الاضحیۃ، ج 09، ص 543، مطبوعہ کوئٹہ)

قربانی کے چمڑے کو تھیلا بنا کر آگے کرایہ پر دیا تو اُس کرایہ کو صدقہ کرنا ہوگا۔ جیسا کہ رد المحتار میں ہے:" وفی الدر المنتقی عن الظھیریۃ: لو عمل بالجلد جراباً واجرہ لم یجز وعلیہ التصدق بالاجرۃ۔ "یعنی درِ منتقی میں ظہیریہ کے حوالے سے منقول ہے کہ اگر کسی نے قربانی کے چمڑے پر عمل کرکے اُسے تھیلا بنایا پھر اُس موزے کو آگے اجرت پر دے دیا تو ایسا کرنا اُس کے لیے جائز نہیں، اس پر لازم ہے کہ وہ اس اجرت کو صدقہ کر دے۔(الدر المختار مع الرد المحتار، کتاب الاضحیۃ، ج 09، ص 544، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:" البتہ یہ ناجائز ہے کہ اپنے یا اپنے اہل وعیال اور اغنیا کے صرف میں لانے کو گوشت یا کھال یا کسی جز کو بعوض ایسی اشیاء کے فروخت کرے جو استعمال میں خرچ ہو جائیں اور باقی نہ رہیں جس طرح روپیہ پیسہ یا کھانے پینے کی چیزیں یا تیل پھلیل وغیرہ کہ ان کے عوض اپنی نیت سے بیچنا تمول ہے۔ اور نیت اغنیا مثل اپنی نیت کے ہے۔ اور یہ جانور جس سے اقامت قربت ہوئی، اس قابل نہ رہا کہ اس کے کسی جز سے تمول کیا جائے۔۔۔۔۔ خلاصہ یہ کہ بعد قربانی اس کے اجزاء میں ہر قسم کا تصرف غنی کو حلال ہے۔ مگر وہ جس میں معنی تمول پائے جائیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 20، ص 469-468، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

مزید ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:" (قربانی کی کھال کو) باقی رکھ کر یا باقی رہنے والی چیز سے بدل کر اسے کرائے پر نہیں دے سکتا مثلاً کھال کی مشک بنائی یا اس سے کوئی برتن خریدا، اور اس مشک یا برتن کو کرایہ پر دیا یہ ناجائز ہے۔ اس کرائے کو تصدق کرنا ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، ج 20، ص 492، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے:" قربانی کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لا سکتا ہے یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتا ہے مثلاً اس کی جانماز بنائے، چھلنی، تھیلی، مشکیزہ، دستر خوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کر سکتا ہے۔ **چمڑے کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لائے اُجرت پر نہ دے اور اگر اُجرت پر دے دیا تو اس اُجرت کو صدقہ کرے۔** قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بدل سکتا ہے جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب، ایسی چیز سے بدل نہیں سکتا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہو جیسے روٹی، گوشت، سرکہ، روپیہ، پیسہ اور اگر اس نے ان چیزوں کو چمڑے کے عوض میں حاصل کیا تو ان چیزوں کو صدقہ کر دے۔۔۔۔ **گوشت کا بھی وہی حکم ہے جو چمڑے کا ہے کہ اس کو اگر ایسی چیز کے بدلے میں بیچا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جائے تو صدقہ کر دے۔** قربانی کی چربی اور اُس کی سری، پائے اور اون اور دودھ جو ذبح کے بعد دوہا ہے ان سب کا وہی حکم ہے کہ اگر ایسی چیز اس کے عوض میں لی جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کریگا تو اس کو صدقہ کر دے۔" (بہارِ شریعت، ج 03، ص 345-346، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم